# رویتِ ہلال کے بارے میں کچھ ضروری باتیں

مولانا برہان الدین سنبھلی صاحب

الله الرحمٰن الرحیم ۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الامین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین ٥

جدید وسائلِ راحت واسباب آسائش کی فراہمی اور فراوانی نے جہاں زندگی کو پُرراحت بنا دیا ہے وہیں بعض مسائل پیدا کئے اور ذہنی انتشار کے اسباب بھی مہیا کئے ہیں ۔ ان وسائل واسباب میں خبر رسانی کے جدید ذرائع نیز رصدگاہوں کا قیام اور ان کی فراہم کردہ اطلاعات بھی ہیں ۔ یہ چیزیں اپنے اندر بہت سے مفید پہلو رکھنے کے ساتھ بعض دوسرے اثرات مرتب کرنے کا سبب بھی بنتی ہیں ، مثلاً کسی جگہ چاند ہوجانے کی ریڈیو کے ذریعہ موصول ہونے والی خبر بالخصوص عید کے چاند کی خبر ، جہاں پہنچتی ہے ۔ اور کہاں نہیں پہنچتی ؟ ۔ وہاں ۔ ایک خاص قسم کا اثر چھوڑتی اور عموماً انتشار کا سبب بنجاتی ہے ۔ کم وبیش ایسی ہی صورت حال رصدگاہوں کی طرف سے جاری کردہ ۔ چاند کے بارے میں اطلاعات کے نتیجہ میں بھی پیدا ہوجاتی ہے ۔ حالانکہ چاند ، خواہ عید کا ہو یا رمضان کا اس سے براہ راست بہت سے احکامِ شرعیہ وابستہ ہیں ، اس لئے ہونا یہ چاہیئے کہ جس طرح نماز ، روزہ

وغیرہ عبادات کے مسائل میں صرف شریعت کی طرف رجوع کیا جاتا ہے اسی طرح چاند اور اس سے متعلق تمام امور میں بھی تنہا اسی کی طرف متوجہ ہوا جائے اور اسی سے راہنمائی حاصل کی جائے۔

اس بارے میں شریعت کی تعلیمات و ہدایات کیا ہیں؟ یہ جاننے کے لئے راقم الحروف اپنی ہی ایک سترہ سال پہلے لکھی۔ تحریر کا نقل کر دینا مناسب سمجھتا ہے۔

"اسلامی احکامات سے معمولی آگاہی رکھنے والوں پر بھی یہ بات مخفی نہ ہوگی کہ اسلام تمام امور میں سادگی و بے تکلفی اور فطری طریقے اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اور ہر ہمہ گیر مذہب کے لئے ایسا کرنا ضروری بھی ہے۔ کیونکہ آلات اور فنی حسابات کے جاننے والے لوگوں اور اس سے متعلق ضروری چیزوں کا ہر جگہ مہیا ہونا یقینی نہیں ہوتا، اگر ان فنی اصول و آلات پر احکام شرعیہ کا دار و مدار ہوتا تو وہ بہت سے لوگوں بلکہ شاید اکثریت کے لئے ناقابلِ عمل ہوجاتے بلکہ بہت سے احکام آلات کی ایجاد اور قواعد کی دریافت تک ناقابلِ عمل رہتے اور سینکڑوں بلکہ شاید ہزار سال بعد ان پر عمل کرنے کی نوبت آتی۔

اسلام جس کے مخاطب کالے اور گورے دیہاتی و شہری، آبادیوں سے دور اور وسائل زندگی سے مہجور، صحرانورد و بادیہ نشین اور خلاباز و کوہ پیما، غرضیکہ ہر طرح اور ہر سطح کے لوگ ہیں، ایسے مذہب کے قوانین میں سب ہی کی رعایت کی گئی ہے۔ اس وجہ سے ہر عمل کا وہ طریقہ بتایا گیا ہے جو سب کے لئے آسان ہو اور اس کی تعمیل تکلیف مالایطاق کا مصداق نہ ہو۔ یہی سبب ہے کہ شریعت کے وہ احکام جن کا تعلق خاص وقت سے ہے (مثلاً نماز) ان کے لئے سورج کے طلوع و غروب، اس کے استواء و انحدار، کو معیار بنایا گیا ہے، اسی طرح مہینوں سے وابستہ احکام کے لئے چاند

کی رویت (کھلی آنکھوں سے نیا چاند نظر آنے) کو چاند کے افق پر موجود ہونے کو نہیں مدارِ حکم قرار دیا گیا، کیونکہ چاند سورج کی روشنی کے وہ منارے ہیں جن کی تابانی و ضیا پاشی اور انکے وجود سے سارا عالم اور اس کا ہر ہر گوشہ منور و مستفید ہو رہا ہے نیز ان کا اثر ہر جگہ پہنچ رہا ہے۔ ھوالذی جعل الشمس ضیاء والقمر نوراً وقدرہ منازل لتعلموا عدد السنین والحساب ما خلق اللہ ذالک الا بالحق (سورۃ یونس آیۃ ۵)

چنانچہ رمضان و عید کی آمد و رفت کے لئے صحیح احادیث میں وہی فطری اور سادہ اصول بتایا گیا ہے جو اسلامی تعلیمات کا تقاضہ ہے۔ یعنی قیمتی چیزوں کی فراہمی آلات رصدیہ اور علم حساب کی احتیاج کے بغیر یہ مسئلہ حل کیا جائے۔ اسی لئے حکم دیا گیا "صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان اغمی علیکم فاقدروا لہ ثلثین عسہ" مطلب یہ ہے کہ دوربین و دیگر آلاتِ رصدیہ و قواعد حسابیہ سے مدد لینے کی ضرورت نہیں۔ اور نہ ان کے لئے کسی پریشانی میں مبتلا ہونے کی حاجت بلکہ جب نیا چاند ۲۹ کو نظر آجائے تب روزہ رکھنا شروع کر دیا جائے (اگر رمضان کا چاند ہے) اور عید کرلی جائے (اگر عید کا مہینہ ہے) اگر چاند نظر نہ آئے تو تیس دن

---

عسہ:۔ یہ حدیث صحیح مسلم ص ۳۴۷ ج ۱ (کتب خانہ رشیدیہ دہلی) میں ہے۔ بخاری شریف ص ۲۵۶ ج ۱ میں بھی اسی کے ہم معنی روایت ہے۔ اسی سے ملتے جلتے الفاظ دیگر احادیث میں بھی ملتے ہیں مثلاً صوموا لرویتہ وافطروا لرویتہ" نیز۔ "اذا رأیتموہ فصوموا واذا رأیتموہ فافطروا فاذا اغمی علیکم فاقدروا لہ ثلثین" (بخاری ص ۲۵۶ ج ۱ ومسلم ص ۳۴۸ ج ۱) اسی سے یہ بات بھی معلوم ہو جاتی ہے کہ ہلال رمضان و عید کا (یا کسی بھی مہینہ کی پہلی تاریخ کا) پیشگی حساب طریقہ سے تعین کرنا غیر شرعی طریقہ ہے چنانچہ اس پیشگی تعین کی بنیاد پر تسلیم کی گئی عید یا رمضان کی آمد شرعاً درست نہ ہوگی۔

پورے کر لینے کے بعد اگلا دن اس ۔۔۔ کے لئے منحوس متعین ہے[1]

مذکورہ بالا اقتباس کے اس پہلو پر خاص طور سے غور کرنے کی ضرورت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینہ کی آمد کو نئے چاند کی رویت (کھلی آنکھ سے دیکھ لئے جانے) پر موقوف رکھا ہے۔ یعنی چاند کا افق پر موجود ہونا، یا اس کے نظر آنے کے صرف عقلی امکان پر دارومدار نہیں رکھا۔ یہ بات اگرچہ مذکورہ بالا حدیث کے الفاظ "فان اغمی علیکم" سے بھی معلوم ہو رہی ہے۔ کیونکہ اس تعبیر کا واضح مفہوم یہی ہے، کہ ممکن ہے، چاند افق پر موجود ہو لیکن کسی رکاوٹ بادل یا گرد و غبار کی وجہ سے ۲۹ کو نظر نہیں آ رہا ہے تو بھی شرعی حکم یہی ہے کہ تیس دن پورے کر لینے کے بعد اگلا مہینہ شروع کیا جائے، لیکن سنن ابو داؤد و ترمذی میں جو الفاظ حدیث ملتے ہیں ان سے یہ پہلو اور زیادہ واضح بلکہ متعین ہو جاتا ہے کہ اس کے علاوہ کسی اور معنیٰ کی گنجائش ہی نہیں رہ جاتی۔ (یہ اگلی بحث بھی راقم کی کتاب "رویتِ ہلال کا مسئلہ" سے ہی ماخوذ ہے)

سنن ابی داؤد میں ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتصوموا حتی تروہ ثم صوموا حتی تروہ فان حال دونہ غمامۃ فاتموا العدۃ ثلاثین

(ابو داؤد ص ۳۱۸ / ۱، مطبع مجیدی کانپور)

یعنی رمضان کا نیا چاند دیکھے بغیر روزہ نہ رکھو، پھر (رمضان کے مہینہ کی آمد کے بعد) برابر روزہ رکھتے رہو جب تک اگلا چاند (عید کا) نہ دیکھ لو۔ اگر چاند کے

---

[1] "رویتِ ہلال کا مسئلہ" (بتغییر یسیر) از محمد برہان الدین سنبھلی شائع کردہ مجلس تحقیقات شرعیہ ندوۃ العلماء لکھنؤ ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء

نظر آنے میں بادل حائل ہو جائے تو تیس ۳۰ کی گنتی مکمل کر لو۔

اور ترمذی کی روایت یہ ہے:۔(ص ۱۴۷ ج ۱) مکتبہ رحیمیہ۔ دیوبند)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموا لرؤیته وافطروا فان حالت دونه غیایة فاکملوا ثلاثین یوماً، ترمذی کی روایت کا مفہوم بھی وہی ہے جو ابو داؤد والی حدیث کا ہے، البتہ ترمذی کے الفاظ (غیایة) زیادہ عام ہیں۔ ان الفاظ کے اندر بادل، گرد وغبار وغیرہ سب وہ چیزیں شامل ہیں جو چاند کے نظر آنے میں رکاوٹ ہیں۔

(غیایة) کی تشریح کے لئے دیکھئے مجمع البحار ص ۵۵ ج ۴ (دائرۃ المعارف حیدرآباد) اور "المنجد" مادہ "غبي"۔

ان الفاظِ حدیث سے اس کے علاوہ اور کوئی مفہوم نکل ہی نہیں سکتا کہ اگر چاند افق پر موجود بھی ہے۔ مگر اس کے کھلی آنکھوں سے نظر آنے میں بادل یا اور کوئی چیز حائل ہو گئی ہو۔ اور چاند نظر نہ آسکا ہو۔ تو ایسی صورت میں بھی شریعت کا حکم یہی ہے کہ تیس ۳۰ دن پورے کر لئے جائیں۔ اس سے یہ بات بھی روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ مہینہ کی آمد و رفت کا دار و مدار شرعاً رؤیت پر یعنی نئے چاند کے دیکھ لینے پر ہے، اس کے افق پر موجود ہونے یا امکانِ رؤیت پر نہیں ہے۔ اور اسی سے یہ بھی معلوم بلکہ ثابت ہو جاتا ہے کہ حسابی طریقہ یا آلات رصدیہ کے ذریعہ ثابت ہونے والا چاند، شرعی احکام کے لئے بنیاد نہیں بن سکتا۔ کیونکہ آلات اور حسابی قواعد کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ نئے چاند کا امکان معلوم ہو سکتا ہے، جس کے لئے عموماً فقہی کتابوں میں "تولید ہلال" یا "ولادتِ قمر" وغیرہ جیسے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ انگریزی میں اسے نیو مون (NEW MOON) کہا جاتا ہے۔ درحقیقت چاند اپنی رفتار کے خاص مرحلہ میں سورج کے بالکل محاذات

میں آجاتا ہے۔ (اسی لئے یہ حالت قران شمس وقمر بھی کہلاتی ہے) اور چاند کا ظاہری وجود قطعاً چھپ جاتا ہے گویا سورج کے روشن جسمانی دائرہ کے اندر غائب ہوجاتا ہے۔ یہ کیفیت دو تین منٹ رہتی ہے اس کے بعد تدریجاً دونوں کے درمیان دوری ہوتی ہے تو پھر چاند کا ظاہری وجود نمایاں ہونے لگتا ہے اور تقریباً بیس ۲۰ گھنٹہ بعد قابلِ رؤیت بن جاتا ہے۔

ظاہر ہے کہ چاند کی مذکورہ بالا حالتیں، ولادت سے لے کر قابلِ رؤیت ہونے تک شرعی احکام کے لحاظ سے ناقابلِ التفات ہیں البتہ جب رؤیت ثابت ہوجائے تب وہ مدارِ حکم بنے گی، اس سے پہلے نہیں بتانے کی ضرورت نہیں کہ آلات اور حسابی قواعد، رویت، (آنکھ سے دیکھنے) کا کام نہیں کرسکتے اور شرعی احکام رؤیت پر موقوف ہیں۔ یہ بات اگرچہ احادیثِ بالا سے بداہۃً اور صراحۃً ثابت ومعلوم ہورہی ہے کہ پھر مزید کسی تائید کی ضرورت نہیں رہتی لیکن مزید اطمینان کے لئے یہاں ایک مشہور شامی فقیہ علامہ ابن عابدین کے صاحب ردالمحتار کا بیان نقل کیا جارہا ہے۔

صرح به علماؤنا من عدم الاعتماد على قول اهل النجوم فى دخول رمضان لان ذلك مبنى على ان وجوب الصوم معلق برؤية الهلال لحديث صوموا لرؤيته وتوليد الهلال ليس مبنيا على الرويه بل على قواعد فلكية وهى وان كانت صحيحة فى نفسها لكن اذا كانت ولادته فى ليلة كذا فقد يرى فيها الهلال وقد لا يرى و الشارع علق الوجوب على الرويذ لا على الولادة۔

(ج ۲ ص ۲۸۹ مکتبہ نعمانیہ دیوبند)

جیسا کہ اوپر متعدد بار ذکر آیا، رویت ہلال کا ثبوت آلات و حسابی قواعد سے نہیں ہو سکتا ہے[1] اگرچہ مذکورہ بالا دلائل سے یہ حقیقت پوری طرح ثابت معلوم ہو جاتی ہے مگر خدا کی شان دیکھئے کہ جدید ترین ذرائع معلومات سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے۔ پاکستان کے ایک مشہور صاحب قلم عصری تعلیم یافتہ ضیاء الدین صاحب جن کے متعدد قابل قدر مقالات، رویت ہلال کے موضوع پر شائع ہو چکے ہیں اور ان سب کا مجموعہ رسالہ کی شکل میں لندن سے شائع ہوا ہے[2] موصوف نے یونیورسٹی آف لندن آبزرویٹری کے شعبۂ فزکس و فلکیات کے اسسٹنٹ ڈائرکٹر سے اس موضوع پر خط و کتابت کر کے معلومات حاصل کیں، ڈائرکٹر مذکور نے جو اس کا جواب دیا اس کا خلاصہ ضیاء الدین

---

[1] پوری امت میں صرف چند حضرات ایسے گذرے جن کے بارے میں نقل کیا گیا ہے کہ وہ حسابی طریقہ سے بھی نئے چاند کے ثبوت کے قائل تھے لیکن جمہور امت نے یہ قول دلائل کثیرہ کی بنا پر رد کر دیا ہے، اس کی تفصیل بھی راقم کی کتاب "رویت ہلال کا مسئلہ" میں دیکھی جا سکتی ہے۔ یہاں یہ بات بھی لائق توجہ ہے کہ آج حسابی قواعد اور آلات کی دریافت کے بعد رویت کا فیصلہ حسابی طور پر یا آلات کی بنیاد پر کیا جاتا ہے تو اس کا پورا امکان ہے کہ بادل وغیرہ کی موجودگی میں چاند کی رؤیت مان لی جائے [illegible] حقیقۃً شرعی رویت نہ ہوئی ہو، اس طرح خیر القرون میں ہونے والی رویت [illegible] [illegible] فعلی رؤیت پر ہی مبنی ہوتی تھی) غلط قرار پا سکتی ہے۔ کیا کوئی مسلمان یہ [illegible] لینے کو تیار ہو سکتا ہے۔؟

[2] رسالہ کا نام ہے "رویت ہلال، موجودہ دور میں" ملنے کا پتہ ہے 15 CALDERN ROAD - LON

صاحب کے الفاظ میں یہاں مختصراً پیش کیا جا رہا ہے۔

"آپ (ضیاء صاحب) کے ... استفسار کے متعلق، کہ آیا رصدگاہ کا ساٸنس داں کوئی ایسا معیار قائم کرنے کے قائم ہو چکے ہیں جس سے نیا چاند نمودار ہونے والی شام کی یقینی پیش گوئی کی جا سکے مجھے افسوس ہے کہ اس کا جواب نفی میں ہے"

آگے چل کر ڈائرکٹر صاحب مزید لکھتے ہیں۔

درحقیقت رویت ہلال کے متعلق کوئی بھی مفروضہ قائم نہیں کیا جا سکتا مجھے افسوس ہے کہ میرے خیال میں کوئی ایسا سائنسی طریقہ نہیں ہے جس سے اس موقعہ پر اسلام کی ضروری شرائط (آنکھ سے نیا چاند دیکھنے کی بابت) پوری کی جا سکیں

(رویت ہلال ص۱۵ از ضیاء الدین، لندن)

ضیاء الدین صاحب نے اپنے اسی رسالہ میں مشہور عالم رصدگاہ گرینی ویچ (بی ما) ریسرچ کونسل کے فلکیاتی قرطاس ع۷ کا ترجمہ بھی دیا ہے یہاں اس کا ایک حصہ نقل کیا جا رہا ہے۔

"ہر ماہ نئے چاند کے پہلی مرتبہ نظر آنے والی تاریخوں کے متعلق پیش گوئی کرنا ممکن نہیں، کیونکہ ایسے کوئی قابلِ اعتماد اور مکمل طور پر مستند مشاہدات موجود نہیں ہوتے جنہیں ان شرائط کو متعین کرنے میں استعمال کیا جا سکے جو چاند کے اول بار نظر آ جانے کے لئے ناگزیر ہوں"

مزید لکھتے ہیں۔

"یہاں تک کہ رویت ہلال کے متعلق کوئی بھی پیش گوئی نہیں کی جا سکتی" ... ان سب تفصیلات کے پیش نظر صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد ... "انا امۃ امیۃ لا نکتب ولا نحسب الشہر ھکذا وھکذا" ...

[illegible] ص۲۵۶ [illegible]

رویت و صداقت اور بھی ... وہ واضح و مدلل ہو جاتی ہے اور ثابت ہو جاتا ہے
مسلم کے لئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک کے لئے جو
بتایا ہے وہ علمی طور پر بھی اٹل ہے۔

یہاں ایک سوال کا جواب دینا بھی مناسب معلوم ہو رہا ہے وہ یہ جب نمازوں
روزوں کے ابتدائی و انتہائی اوقات کی تحدید و تعیین کے لئے آلات و حسابی
ضوابط (مثلاً گھڑیاں، جنتریاں) قابلِ اعتماد قرار دئے جاتے ہیں تو رویت
کے بارے میں انھیں قابل ... عتنا کیوں نہیں سمجھا جاتا؟ اس کا ایک علمی جواب
یہ کہ نمازوں کے لئے اوقات ... طرف ہیں اور روزہ کے لئے رمضان ... معیار
مطلب یہ ہے کہ نماز کا وقت ... وسیع ہوتا ہے کہ مسنون طریقہ سے پڑھی
نماز کا وقت کافی بچ جاتا ہے۔ یعنی حسابی طریقہ سے وقت کی تحدید و تعیین
... کی صورت میں غلطی ... امکان کی تلافی کا خاصا موقعہ اور وقت ملتا
(حسابی طریقہ سے معلوم ہونے والے وقت سے) کچھ مؤخر کرکے نماز پڑھی جائے
پہلے ختم کردی جائے۔ لیکن رمضان المبارک سے روزہ کا تعلق ایسا نہیں
... حسابی طریقہ سے رمضان کی آمد مان لینے کی صورت میں غلطی کے امکان
... کے لئے روزہ کو کچھ (مثلاً ایک دن) مؤخر یا مقدم کیا جا سکے، کیونکہ
... فرض یا ارتکاب حرام لازم آئے گا۔

... جیسا کہ اوپر معلوم ہوا۔ رمضان المبارک وغیرہ کی آمد کا مدار شرعاً
... سے دیکھنے (پر ہے اور یہ (رویت) ایک خالص عملی چیز ہے۔

---

... طریقہ سے نئے چاند کا فیصلہ درست سمجھنے والوں نے یہ کہنا شروع کردیا ہے
... علم سے بھی آتے ہیں لہٰذا حدیث کا مطلب یہ لینا صحیح ہے کہ نئے چاند کا علم

صاحب کے الفاظ میں یہاں مختصراً پیش کیا جارہا ہے۔

"آپ (ضیاء صاحب) کے.... استفسار کے متعلق، کہ آیا رصدگاہی سائنس داں کوئی ایسا معیار قائم کرنے کے قائم ہوچکے ہیں جس سے نیا چاند نمودار ہونے والی شام کی یقینی پیش گوئی کی جاسکے۔ مجھے افسوس ہے کہ اس کا جواب نفی میں ہے"

آگے چل کر ڈائرکٹر صاحب مزید لکھتے ہیں۔

"درحقیقت رویت ہلال کے متعلق کوئی بھی مفروضہ قائم نہیں کیا جاسکتا۔ مجھے افسوس ہے کہ میرے خیال میں کوئی ایسا شمسی طریقہ نہیں ہے جس سے اس موقعہ پر اسلام کی ضروری شرائط (آنکھ سے نیا چاند دیکھنے کی بابت) پوری کی جاسکیں"

(رویت ہلال ص۱۵ از ضیاء الدین، لندن)

ضیاء الدین صاحب نے اپنے اسی رسالہ میں مشہور عالم رصدگاہ گرینویچ کی سائنس ریسرچ کونسل کے فلکیاتی قرطاس ع۶ کا ترجمہ بھی دیا ہے یہاں اس کا ایک حصہ نقل کیا جارہا ہے۔

"ہر ماہ نئے چاند کے پہلی مرتبہ نظر آنے والی تاریخوں کے متعلق پیش گوئی کرنا ممکن نہیں، کیونکہ ایسے کوئی قابل اعتماد اور مکمل طور پر مستند مشاہدات موجود نہیں ہوتے جنہیں ان کا شرائط کو متعین کرنے میں استعمال کیا جاسکے جو چاند کے اول بار نظر آجانے کے لئے کافی ہوں"

مزید لکھتے ہیں۔

"یہ امر واضح ہے کہ رویت ہلال کے متعلق کوئی بھی پیش گوئی غیر یقینی ہو"

ان سب تفصیلات کے پیش نظر صادق ومصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد:

"انا امۃ امیۃ لا نکتب ولا نحسب الشھر ھکذا وھکذا

...معنویت وصداقت اور بھی ... وہ واضح ومدلل ہو جاتی ہے اور ثابت ہو جاتا ہے امت مسلمہ کے لئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک کے لئے جو ...ول بتایا ہے وہ عملی طور پر بھی اٹل ہے۔

یہاں ایک سوال کا جواب دینا بھی مناسب معلوم ہو رہا ہے وہ یہ جب نماز ...ل ...روزوں کے ابتدائی وانتہائی اوقات کی تحدید وتعیین کے لئے آلات وحسابی ...یقے وضابطے (مثلاً گھڑیاں وجنتریاں) قابل اعتماد قرار دئے جاتے ہیں تو رؤیت ... کے بارے میں انھیں ق... اعتبار کیوں نہیں سمجھا جاتا؟ اس کا ایک علمی جواب ...ہے نمازوں کے لئے او... ...رف ہیں اور روزہ کے لئے رمضان ... معیار ...مطلب یہ ہے کہ نماز کا و... ...ت وسیع ہوتا ہے کہ مسنون طریقہ سے پڑھی ...ے تو ... کا وقت کافی بچ جاتا ہے۔ یعنی حسابی طریقہ سے وقت کی تحدید وتعیین ... کی صورت میں غلطی ... امکان کی تلافی کا خاصا موقعہ اور وقت ملتا ... حسابی طریقہ سے معلوم ہونے والے وقت سے) کچھ مؤخر کرکے نماز پڑھی جائے ... ختم کردی جائے۔ لیکن رمضان المبارک سے روزہ کا تعلق ایسا نہیں ... حسابی طریقہ سے رمضان کی آمد مان لینے کی صورت میں غلطی کے امکان ... کے لئے روزہ کو کچھ (مثلاً ایک دن) مؤخر یا مقدم کیا جاسکے، کیونکہ ... فرض یا ارتکاب حرام لازم آئے گا۔

... جیسا کہ اوپر معلوم ہوا۔ رمضان المبارک وغیرہ کی آمد کا مدار شرعاً ...نکھ سے دیکھنے پر ہے اور یہ (رؤیت) ایک خالص عملی چیز ہے۔

---

... سے نئے چاند کا فیصلہ درست سمجھنے والوں نے یہ کہنا شروع کردیا ہے ... بھی آتے ہیں لہٰذا حدیث کا مطلب یہ لینا صحیح ہے کہ نئے چاند کا علم

حسابی یا نظریاتی نہیں ہے۔ کیونکہ حساب یا آلات زیادہ سے زیادہ رؤیت کا امکان بتا سکتے ہیں۔ رؤیت کے عملاً واقع ہونے یا نہ ہونے کی اطلاع نہیں دے سکتے اور اب تو اس کی تائید جدید ترین رصدگاہوں کے اعلیٰ ذمہ داروں اور ماہرین کے اقوال سے بھی ہو گئی۔ (حوالے ابھی گذر چکے ہیں) اس کے برخلاف نماز، روزہ کے ابتدائی وانتہائی اوقات کا معاملہ ہے کہ وہ سورج کی حالتوں و اثرات پر موقوف ہے جو ہر سال کی متعین تاریخوں میں مقررہ شکل ہی کے اندر یقینی طور سے ظاہر مرتب ہوتے ہیں ان میں تبدیلی نہیں ہوتی اس لئے ایک سال کے تجربات پوری عمر کے لئے کافی ہو سکتے ہیں۔

لیکن ان سب باتوں کے ساتھ یہ بھی ملحوظ رکھنا چاہئے کہ اسلام کے فطری و طبعی مذہب ہونے اور شرعی احکام کے عقلِ سلیم کے مطابق ہونے کا ایک تقاضہ یہ بھی ہے کہ اس میں کوئی بات ایسی نہ ہو جو فطرۃ صحیحہ اور عقل سلیم سے واقعۃً ٹکراتی ہو جیسا کہ مشہور مالکی عالم اور اصول فقہ کی شہرۂ آفاق کتاب الموافقات کے مصنف ابو اسحاق شاطبیؒ نے ثابت کیا ہے چنانچہ کتاب مذکور کا ایک عنوان بھی ہے "کل معنی لا یستقیم مع الاصول الشرعیۃ او القواعد العقلیۃ لا یعتمد علیہ" (الموافقات ج ۱ فہرست۔ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) اس بنا پر یہ کہنا اور سمجھنا غالبًا غلط نہ ہوگا کہ اگر بدیہی اور یقینی طور پر یہ ثابت ہو جائے کہ فلاں روز رؤیتِ ہلال کا عقلاً امکان نہیں ہے تو اس روز کی رؤیت ثابت

---

مابقیہ حاشیہ صر کا:۔ ہو جائے تو لیکن ایسا کہنے والے عربی زبان سے ناواقف معلوم ہوتے ہیں کیونکہ رؤیت جب علم کے معنی میں آتا ہے تو اس کے بعد دو مفعول کا آنا ضروری ہے (یہاں حدیث میں ایک ہی مفعول ہے) علاوہ ازیں یہ کہ نصوص میں آئے الفاظ کے وہی مفاہیم سمجھتے ہیں جو قرنِ اول سے آج تک جمہور علماء نے لئے ہیں ورنہ صلاۃ، وصوم الفاظ کے مفاہیم بھی بدلے جا سکتے ہیں کہ صلاۃ بمعنی دعا اور صوم بمعنی عدم کلام بھی قرآن مجید میں آتے ہیں تو کیا اس بنا پر نماز روزہ کی جگہ بس دعا اور موَن برت مراد لینا درست ہوگا؟ دیکھ دعا سے پہلے تقاضا کی گنجائش تو